Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 35, Sr.No.96, 2014, pp 05 - 10

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۵، جولائی۔ستمبر ۲۰۱۴ء، شمارہ ۹۶

# کشمیری زبان میں قرآن مجید کے تراجم کا جائزہ

ڈاکٹر خواجہ زاہد عزیز☆

**Abstract:**

Kashmir, a paradise on the earth, became a homeland of Islam without much bloodshed. Islam spread throughout the length and breadth of Kashmir by peaceful preachings and lucid persuasions of missionaries of Hamdan and other parts of Persia. The first Islamic government established in Kashmir in 1339AC. The renowned muslim kings of Kashmir established Quran colleges and translation bureaus to spread the message of the Holy Quran in Kashmir. The Holy Quran has been translated more than one hundred languages of the world. Many attempts of the translations of the Holy Quran have been made by Kashmiri Scholars.

کشمیر اپنی تر و تازگی، شادابی اور دیگر محاسن کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہے۔شعرا ان ہی خصوصیات کی بنا پر اس کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان رہے ہیں۔ ہر زمانے میں دور دور سے سیاح یہاں آ کر اپنی تفریح کا سامان بھی حاصل کرتے رہے ہیں، دنیا والے اس کی ظاہری دلفریبی و رعنائی پر عش عش کرتے ہیں جبکہ اہل باطن کے لیے یہاں اطمینان و سکون قلب کا سامان موجود ہے۔ بہت سے اللہ والے اس سرزمین میں محو خواب ہیں جنھوں نے کشمیر میں ہدایت کی قندیلیں روشن کیں اور لوگوں کو تصوف و سلوک کے راستے بتائے اور کشمیر میں اسلام پھیلانے کے لیے اس طرح کام کیا کہ کشمیری مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کے مستحق ہوئے۔

☆ اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ کشمیریات، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

اسلام کی اشاعت سے قبل کشمیر میں ناگ مت، ہندومت، بدھ مت اور شومت کے مذہبی و روحانی افکار وتصورات مروّج تھے۔ خطہ کشمیر عرصہ دراز تک مختلف مذاہب کی آماجگاہ رہنے کے بعد اسلام کی روشنی سے منور ہوا۔ کشمیر کی نسبت یہ کہنا بجا ہے کہ اس کو مسلمان بادشاہوں کی تلواروں اور تدبیروں نے نہیں بلکہ مسلمان عالموں اور درویشوں کی تاثیروں نے فتح کیا (۱)۔ سلطان محمود غزنوی جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اور سب میں کامیاب رہا لیکن کشمیر پر اُس نے دو حملے کیے لیکن اسے دونوں حملوں میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔ کشمیر میں اشاعت اسلام کا سارا کام ایران اور ترکستان کے بزرگان دین کے ہاتھوں ہوا (۲)۔ کشمیر میں مسلم حکمرانی کا آغاز باقاعدہ طور پر ۱۳۳۹ء میں ہوا۔ سلطان شمس الدین نے پہلے مسلمان خاندان کی بنیاد رکھی۔ اس خاندان نے نہ صرف عظیم جرنیل بلکہ علم دوست بادشاہ بھی پیدا کیے جنھوں نے قرآن کی تعلیمات کو کشمیر میں پھیلانے کے لیے ایک اہم کردار ادا کیا۔ سلطان شہاب الدین نے قرآنی تعلیمات کے فروغ کے لیے سرینگر میں پہلا کالج کھولا جو مدرسۃ القرآن کے نام سے مشہور ہوا (۳)۔ اس مدرسہ نے کشمیر میں اشاعتِ دین کے لیے بے پناہ خدمات انجام دیں۔ اسی خاندان کے ایک اور چشم و چراغ زین العابدین نے کشمیر کو نہ صرف علم و ادب بلکہ صنعت وحرفت، زراعت وتجارت میں بھی خوب عروج بخشا۔ یہ بادشاہ، ادباء، مفکرین، علما وفضلاء کا قدردان تھا۔ اُس نے زبانوں کو آسانی سے سمجھنے اور سیکھنے کی خاطر ایک دارالترجمہ کا قیام بھی عمل میں لایا۔ جس میں عربی، سنسکرت اور دوسری زبانوں کی کتابوں کا کشمیری اور فارسی زبان میں ترجمہ کیا جاتا تھا (۴)۔ زین العابدین ہی کے عہد میں اسی دارالترجمہ میں انجیل مقدس اور قرآن مجید دونوں کا کشمیری زبان میں ترجمہ بھی کیا گیا (۵)۔

شاہ میری عہد کے زوال کے بعد چک خاندان کشمیر کے تخت کا وارث بنا۔ اس خاندان نے کشمیر پر تقریباً بتیس سال حکومت کی۔ اگرچہ ان کا عہد مذہبی بربریت اور شدت پسندی کے لیے مشہور ہے۔ مگر پھر بھی اس عہد میں کچھ مدارس سرینگر کے اندر بنوائے گئے جنھوں نے قرآن وحدیث کی تعلیمات کو معاشرے میں عام کیا۔ اسی عہد میں مُلا احمد مہر نے قرآن پاک کی کشمیری زبان میں تفسیر لکھی (۶) جس کا قلمی نسخہ اب بھی سرینگر میں محفوظ ہے۔ کشمیر تقریباً پانچ ہزار سال تک مختلف خاندانوں کی آماجگاہ رہا ہے۔ سکھ کشمیر پر ۱۸۱۹ء سے ۱۸۴۶ء تک قابض رہے۔ اسی دوران عیسائی مبلغین نے اپنے مذہب کی ترویج کے لیے کاوشیں جاری رکھیں۔ کشمیر میں عیسائیت کے پرچار کے لیے انھوں نے ۱۸۲۷ء اور ۱۸۳۲ء میں انجیل مقدس کے دو تراجم کشمیری زبان میں چھاپے (۷)۔ یہ دونوں نسخے شاردا رسم الخط میں لکھے گئے تھے۔

کشمیر میں اسلام حملہ آوروں کے زور اور زبردستی سے نہیں بلکہ مرحلہ وار تبلیغ کے نتیجے میں پھیلا۔ یہ ان ہی بزرگانِ دین کی فیوض و برکات کا نتیجہ تھا کہ وادی کشمیر میں توحید و رسالت کا پرچار ہوا۔ کشمیر میں انگریز مبلغین نے کشمیری زبان کو اپنی مذہبی تشہیر کا ذریعہ بنا لیا تھا جس کے نتیجے میں وہ انجیل مقدس کا پیغام کشمیری زبان میں مقامی آبادی تک پہنچانے کی کاوشیں کر رہے تھے۔ اُن کی کاوشوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کشمیر کے بزرگان دین نے وہاں کی مقامی زبان کشمیری کو ذریعہ تشہیر بنایا۔ اس ضمن میں کشمیری بزرگ حضرت میر سید ثناء اللہ کریری نے قرآن مجید کے انتیسویں (۲۹) پارے کا کشمیری زبان میں ترجمہ کر کے دین اسلام کی اشاعت میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے (۸)۔

قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کا کام بعد میں آنے والے بزرگان دین کے ذریعے بھی جاری وساری رہا۔ اس ضمن میں مشہور کشمیری بزرگ حضرت مولانا محمد سبحان کا نام قابل ذکر ہے۔ یہ بزرگ مکۂ مکرمہ میں آباد تھے اور انھوں نے پورے قرآن مجید کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا۔ اس کاوش کے بارے میں اہل کشمیر بے خبر تھے۔ لیکن جب ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو عرب کے دورے پر گئے تو وہاں انھیں اس اجنبی زبان میں ترجمہ شدہ قرآن کریم کا نسخہ تحفہ میں دیا گیا۔ نہرو اس نسخے کو اپنے ساتھ ہندوستان لے آئے۔ چونکہ یہ نسخہ فارسی رسم الخط میں لکھا گیا تھا۔ اس لیے اسے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد کے دارالترجمہ میں بھیج دیا گیا اور وہاں سے بخشی غلام محمد کے ذریعے اس نسخے کی فوٹوسٹیٹ کشمیر لائی گئی۔ اب بھی یہ نسخہ کلچرل اکیڈمی سرینگر میں موجود ہے۔ (۹)

کشمیر میں دین اسلام کی سربلندی کا سہرا بزرگان دین کے سر ہے۔ اس سلسلہ میں میر واعظ کشمیر مولوی یحییٰ کا بھی ایک اہم کردار رہا ہے۔ ان کا خاندان اپنے روحانی فیض کی وجہ سے کشمیر میں غیر معمولی اثر ورسوخ رکھتا ہے۔ ان کے خاندان نے وادی کشمیر میں کشمیری مسلمانوں کی دینی، روحانی اور فکری راہنمائی کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ مولوی یحییٰ نے دین اسلام کی اشاعت کے لیے قرآن مجید کی تفسیر کشمیری زبان میں لکھی اور قرآن مجید کے تیسویں پارے کا کشمیری زبان میں بامحاورہ ترجمہ کیا اور اس کے علاوہ سورۃ فاتحہ، سورہ اخلاص، آیت الکرسی، سورہ یوسف اور تیسویں پارے کی تفاسیر کشمیری زبان میں لکھیں (۱۰)۔

کشمیر میں اشاعت اسلام کے لیے بزرگانِ دین نے قرآنی تعلیمات کو ہی ذریعہ اظہار بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام کشمیر میں بہت تیزی سے پھیلا اور ان مبلغین نے کشمیریوں کو قرآن مجید کے تراجم کر کے قرآن کے رموز واوقاف سے صحیح معنوں میں واقفیت کروائی۔ مولوی احمد شاہ جامعی نے بھی قرآن مجید کے ایک حصے کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے (۱۱)۔ کشمیری زبان کو ذریعہ اظہار بنا کر

نہ صرف قرآن مجید کے تراجم کیے گئے بلکہ تفسیر لکھنے کی طرف بھی توجہ دی گئی تا کہ قرآن مجید کو صحیح معنوں میں وضاحت کے ساتھ سمجھا جا سکے۔ اس ضمن میں میر واعظ مولوی یوسف شاہ کی کاوش قابل ستائش ہے۔ انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد اور سرینگر کے علماء سے حاصل کی۔ بعدازاں دارالعلوم دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کشمیر میں دینی خدمات سرانجام دیں۔ انھوں نے تیسویں پارے کی تفسیر کشمیری زبان میں دوبارہ وضاحت کے ساتھ، معانی ومفہوم بتاتے ہوئے اور معترضین کے جوابات کے ساتھ تحریر کی۔ جس کا نسخہ سرینگر میں موجود ہے (۱۲)۔

قرآن مجید کے ۳۰ویں پارہ (عمّ) کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کا طریقہ میر واعظ کشمیر مولانا یحییٰ نے وادی میں متعارف کروایا۔ تا کہ عام لوگ اور بالخصوص مساجد کے امام صاحبان ۳۰ویں پارے کی چھوٹی سورتوں کو یاد کر لیں اور دوران نماز ترجمہ بھی ان کے ذہن میں رہے۔ مولانا کی خواہش تھی کہ وہ پورے قرآن پاک کا ترجمہ کشمیری زبان میں کریں۔ اس سلسلے میں کچھ کام شروع کیا تھا مگر ۱۹۴۷ء میں مسلم لیگی راہنماؤں سے ملنے پاکستان آئے اور کشمیر پر قبائلی حملے کی وجہ سے اپنے وطن واپس نہ جا سکے۔ اس طرح ادھورے کام کو مشتاق گورمانی (وزیر امور کشمیر) کی تجویز پر دوبارہ شروع کیا اور صفر المظفر کے مہینہ میں ایک ماہ اور سات دن کی کاوشوں کے بعد یہ کام پایۂ تکمیل تک پہنچا اور اس ترجمے کی پہلی جلد ۱۹۷۳ء میں علی محمد بک سیلر حبہ کدل نے شائع کی (۱۳)۔

قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر انسان صحیح سچا اور کامل انسان بنتا ہے۔ قرآن پاک ہی کی تعلیمات کو ذریعۂ اظہار بنا کر کشمیری علماء نے لوگوں کے اندر دین سے متعلق شعور اور آگہی اجاگر کی۔ ان ترجمہ شدہ قرآن مجید کی بدولت نہ صرف کشمیر کا پڑھا لکھا طبقہ بلکہ ان پڑھ طبقہ جو کہ کشمیری زبان سے واقف تھا۔ وہ بھی مستفید ہوا۔ پیر غلام محمد حنفی سوپوری جو کہ ایک اچھے شاعر اور دو کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ انھوں نے بھی قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے (۱۴)۔

قرآن مجید کے کشمیری زبان میں تراجم شدہ نسخوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لیکن زیادہ تعداد مقبوضہ کشمیر میں ہونے کی وجہ سے دسترس سے باہر ہے۔ کشمیر مختلف قوموں کا مرکز رہا ہے۔ یہاں مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی آباد ہیں۔ قرآن کریم کے کشمیری زبان میں ترجمہ کے حوالے سے کشمیری پنڈتوں کی کاوشوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ پنڈت رعنا نے بھی قرآن مجید کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ سوپور کے پیر غلام احمد نے سورہ فاتحہ، سورہ ملک، سورہ نور اور سورہ قلم کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے (۱۵)۔

قرآن مجید کی تعلیمات کو ہر پڑھے لکھے اوران پڑھ کشمیری تک پہنچانے کے لیے کشمیر کے مقامی علماء اور دانشوروں نے کشمیری زبان کا سہارا لیا اور کشمیری زبان میں قرآن حکیم کے تراجم کرنے کی کوششیں جاری رکھیں۔ اس ضمن میں علی شاہ نے قرآن مجید کے چودہ پاروں کی کشمیری زبان میں تفسیر لکھی۔ مولوی نورالدین قاری نے قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ اور تفسیر لکھنے کی بہترین کوشش کی ہے۔ ان کے لکھے ہوئے ۳۰ ویں پارے کی کشمیری زبان میں تفسیر ۱۳۴۵ء میں شائع ہوئی (۱۶)۔ مولوی احمد شاہ نے بھی قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ تقریباً ساڑھے تین سال میں مکمل کیا۔ یہ ترجمہ لفظی تھا اور ۱۳۸۶ء میں شائع ہوا (۱۷)۔ کشمیری زبان میں قرآن مجید کے تراجم کرنے میں مقامی علماء نے ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ علی جلال الدین غازی نے تبیان الفرقان کے عنوان سے پہلے پارے کا ترجمہ وتفسیر کشمیری زبان میں لکھی۔ انھوں نے یہ ترجمہ وتفسیر شیعہ مسلک کے لیے لکھی تھی اور ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی (۱۸)۔ مولوی مصطفیٰ حسین انصاری نے کشف الانیق فی الشرح قانون عتیق کے عنوان سے پہلے پارے کا ترجمہ وتفسیر کشمیری زبان میں لکھی جو ۱۹۷۷ء میں شائع ہوئی (۱۹)۔ مولانا مقبول سبحانی دیوبند کے فارغ التحصیل تھے۔ وہ بہت بڑے مدرس اور عالم تھے۔ عربی زبان پر کافی دسترس رکھتے تھے۔ مدینہ منورہ میں چالیس سال قیام کیا اور مدینہ منورہ میں ڈاکٹر حمید اللہ کے استفسار پر قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا۔ یہ قرآن مجید کا اوّلین مکمل کشمیری ترجمہ ہے (۲۰)۔ اور مفتی سید محمد ضیاء الحق بخاری نے اس ترجمہ کے بعد کشمیری زبان میں تفسیر بھی لکھی۔ یہ کشمیری زبان کی اوّلین تفسیر ہے۔

قرآن مجید جو مسلمانوں کی مقدس کتاب اور دین اسلام کی اساس ہے۔ عربی زبان میں تحریر ہوا ہے۔ خدا کی بے شمار قدرتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دنیا کے انسانوں میں ایک ہی آدم و حوا سے پیدا ہونے کے باوجود ہزاروں زبانیں ہیں۔ ایک کا بولنے والا دوسری زبان کو بالکل نہیں سمجھ سکتا ہے۔ اس وقت دنیا کی سوبھر زبانوں میں قرآن مجید کا کامل یا جزوی ترجمہ ہو چکا ہے۔ قرآن مجید کے تراجم کا سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ ہند کی زبانوں فارسی، اردو، سندھی، ہندی، پنجابی، پشتو، گورمکھی اور کشمیری میں بھی قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں۔ جن کشمیری قلمکاروں نے دینی ادب کے فروغ کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں ہیں۔ یہ حضرات اعلیٰ پایہ کے مذہبی سکالر تھے۔ جنھوں نے صحابہ کرام کے جاری کردہ کام کو آگے بڑھانے میں دن رات محنت شاقہ سے کام کیا۔ دینی ادب کے فروغ کے لیے کشمیری قلمکاروں کی کوششیں اب بھی جاری ہیں۔

# حوالہ جات


(۱) دانی، محمد اشرف، کشمیر میں اسلام، سرینگر، ۲۰۰۴ء، صفحہ ۵۰

(۲) بزاز، پریم ناتھ، کشمیری مسلمانوں کی جدوجہد آزادی، دہلی، ۱۹۹۵ء، صفحہ ۴۹

(۳) ایضاً ، صفحہ ۹۷

(۴) صوفی، جی ایم ڈی، ڈاکٹر، کشیر (جلد دوّم)، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۴۸ء، صفحہ ۳۴۸

(۵) حاجنی، محی الدین، پروفیسر، کاشر نثرچ کتاب، سرینگر، ۱۹۸۲ء، صفحہ ۱۲۸

(۶) حاجنی، محی الدین، پروفیسر، دولر کی مُلر، سرینگر، ۱۹۸۰ء، صفحہ ۴۵

(۷) بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری زبان وادب کی مختصر تاریخ، اسلام آباد، ۱۹۸۹ء، صفحہ ۱۹۱

(۸) بخاری، محمد ضیاءالحق، سید، قرآن مجید، تاج کمپنی لمیٹڈ، لاہور، ۱۹۹۱ء، دیباچہ

(۹) حاجنی، محی الدین، پروفیسر، دولر کی مُلر، سرینگر، ۱۹۸۰ء، صفحہ ۱۳۵

(۱۰) رینا، تری لوکھ ناتھ، کشمیری ادب کی تاریخ، دہلی، ۲۰۰۲ء، صفحہ ۱۶۲

(۱۱) غلام نبی خیال، اوتار کرشن رہبر، کاشر نثر، سرینگر، س ن، صفحہ ۳۱

(۱۲) ایضاً

(۱۳) مولوی یوسف شاہ، بیان الفرقان المعروف تعلیم القرآن، جلد اوّل، سرینگر، ۱۹۷۳ء

(۱۴) مشعل سلطانپوری، کاشر نثر کی تامیر کار، سرینگر، ۱۹۸۲ء، صفحہ ۲۱۸

(۱۵) حاجنی، محی الدین، پروفیسر، دولر کی مُلر، سرینگر، ۱۹۸۲ء، صفحہ ۱۳۵

(۱۶) ایضاً (۱۷) ایضاً

(۱۸) ایضاً (۱۹) ایضاً

(۲۰) بخاری، محمد ضیاءالحق، سید، قرآن مجید، لاہور، ۱۹۹۱ء، دیباچہ